نام کتاب "ہادیٔ اعظم ﷺ (حصہ اوّل، نظر ثانی شدہ ایڈیشن)"

مؤلف: سید فضل الرحمٰن

ضخامت: ۸۰۸ صفحات

ملنے کا پتہ: زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز، الفضل، اے ۴/۱۷، ناظم آباد نمبر ۴، کراچی،

قیمت: ۲۸۰ روپے

تبصرہ نگار: ڈاکٹر قبلہ ایاز، صدر شعبہ مطالعات سیرت، پشاور یونیورسٹی،

سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اردو زبان میں کافی تحریری مواد موجود ہے۔ "ہادی اعظم ﷺ" کے عنوان سے سید فضل الرحمٰن صاحب کی کاوش اس سلسلے میں ایک اور بیش بہا اضافہ ہے۔

اردو زبان میں عام طور پر سیرت نگاروں نے یا تو زمانی ترتیب کے ساتھ واقعات بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے یا سیرت کے کسی جزوی گوشے کو موضوعِ بحث بنایا ہے۔ بدیں وجہ مطالعات سیرت کے لئے ان کی اہمیت و افادیت محدود ہوگئی ہے۔ تاہم زیر نظر کتاب کے کئی پہلو ایسے ہیں جن کی وجہ سے اس کو ایک امتیازی مقام حاصل ہوگیا ہے۔ اس کتاب کی جلد اوّل میں سیرت کے حوالے سے بعض ایسی جہتوں کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں ہیں جو عام طور پر دوسری کتب میں دستیاب نہیں، حالانکہ سیرت فہمی کے لئے ان کی بہت افادیت ہے۔ مثلاً عام کتب سیرت میں سیرت رسول اکرم ﷺ سے قبل کے حالات میں عربوں کے مذہبی، سیاسی اور سماجی حالات کے ذکر پر اکتفا کیا گیا ہے، لیکن "ہادی اعظم" میں عربوں کے علاوہ اس وقت کی دنیا کے دیگر خطوں (ایران، ہندوستان، مشرقی روم / بازنطین) کے مذہبی اور اخلاقی حالات کے بارے میں بھی مناسب تفصیل موجود ہے۔ اس کی ضرورت اس لئے ہے کہ رسول اللہ ﷺ صرف عربوں کے لئے مبعوث نہیں کئے گئے تھے، بلکہ آپ ﷺ کل عالم اور کل انسانیت کے لئے ہادی بنا کر بھیجے گئے تھے۔ رسول اکرم ﷺ کی معاصر عالمی صورتِ حال جاننے کے بعد ہی آپ ﷺ کی دعوت کا صحیح تناظر میں مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ بہتر ہوتا اگر مؤلف یہاں بعثت نبوی ﷺ کے معاصر مصر، چین اور اس کے مفکر کنفیوشس اور دیار مغرب کے مذہبی اور اخلاقی حالات کا اضافہ کرتے۔ مؤلف نے رسول اللہ ﷺ کی ولادت سے قبل یمن کے حالات اور خانہ کعبہ پر ابرہہ کے حملے کے بارے میں نادر اور مفید

معلومات فراہم کی ہیں۔ ان معلومات کی بھی مطالعات سیرت میں بڑی اہمیت ہے اور یہ عام اردو کتب سیرت میں دستیاب نہیں۔ واقعہ معراج کے بارے میں جزوی تفصیلات اور اس کے جسمانی یا روحانی ہونے کے حوالے سے ثقہ معلومات اور دلائل نے کتاب کی وقعت میں اضافہ کیا ہے۔ سفر ہجرت نبوی ﷺ کی تاریخوں میں اختلاف کے بارے میں مؤلف نے بڑی جامع اور مدلل علمی بحث کی ہے، جس سے کتاب ایک وقیع تحقیقی کاوش بن گئی ہے۔

"ہادیٔ اعظمؐ" کی ایک اور انفرادیت یہ ہے کہ حیاتِ طیبہ کے واقعات کے ساتھ ساتھ مؤلف نے اس میں ان احکام کے بارے میں بھی معلومات فراہم کی ہیں جو وقتاً فوقتاً رسول اکرم ﷺ پر نازل ہوتے گئے۔ اس طرح یہ کتاب واقعاتِ نبویہ کے ساتھ ساتھ اسلام کی ارتقائی تشکیل کے بارے میں بھی مفید معلومات کا ایک ذخیرہ بن گئی ہے۔ کتاب میں کچھ نقشے بھی فراہم کئے گئے ہیں جن سے اس کی افادیت میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ ان نقشوں کی مدد سے رسول اکرم ﷺ کا شجرۂ طیبہ، جزیرۃ العرب اور بالخصوص مکۃ المکرّمہ اور اس کے مختلف مقامات کے اس دور کا محل وقوع، حبشہ اور مدینہ کی ہجرتوں کے خطوطِ سیر اور مدینہ کے اندر رہائش پذیر قبائل کی آبادیوں کے محل وقوع کے بارے میں مفید معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ مغربی مصنفین اس قسم کی تصنیفات میں نقشوں اور جدولوں کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ جبکہ اردو میں اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی جاتی۔ اس وجہ سے مغربی تصنیفات کو زیادہ وقیع سمجھا جاتا ہے۔ مؤلف نے اس میدان میں بھی بکر اور ندرت کا مظاہرہ کیا ہے اور کتاب کی تحقیقی حیثیت کو دوبالا کیا ہے۔

کتاب کی اس جلد کا دوسرا حصہ تعلیمات و معمولاتِ نبویہ پر مشتمل ہے۔ اس نے کتاب کو سیرت فہمی کے لئے ایک جامع ماخذ کی حیثیت دی ہے۔ راقم کی عرصہ دراز سے خواہش تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات اور معمولاتِ لیل و نہار کی اساس پر دروس سیرت کے لئے باقاعدہ مواد / نصاب تیار کیا جائے۔ مقصد یہ تھا کہ مقامی مساجد میں اس کو ایک باضابطہ سلسلے کے طور پر متعارف کرایا جائے، اس امید کے ساتھ کہ اسکا نوجوان طبقے کو بڑا فائدہ ہوگا۔ اس کام کے لئے کئی کتابوں کو کھنگالا گیا، لیکن کوئی کتاب بھی پوری طرح ممد نہیں پائی گئی۔ "ہادیٔ اعظمؐ" کی وجہ سے اس کام میں بھی سہولت کی امید پیدا ہو گئی ہے اور اس کا دوسرا باب (جلد اوّل) ایک مناسب حد تک یہ ضرورت پوری کر سکتا ہے۔